نشتر

اخلاق احمد آہن

جواہر لال نہرو یونیورسٹی، نئی دہلی

کیا لکھوں میں کیسے لکھوں، لکھوں تو دن رات لکھوں ‏ ‏ ‏ کتنا کرم ہے، کتنی جفائیں، کیسے میں یہ بات لکھوں
لکھتے لکھتے بھول گیا میں، کیا لکھنا تھا، کیا لکھوں؟ ‏ ‏ ‏ لکھا جو پہلے لوگوں نے، کیا میں وہ صفحات لکھوں
بدلا کیسے موسم، مسلم! ژالہ باری کی زد میں تم ‏ ‏ ‏ نہیں ٹھکانہ تیرے سکوں کا، کیسے یہ آفات لکھوں
دل ہے زخمی، حس پژمردہ، ذھن پریشان اور ماؤف ‏ ‏ ‏ ٹوٹے رشتے، پھوٹی قسمت، کیسے یہ صدمات لکھوں
بے سامانی، پیٹ پہ پتھر، تپتی دھرتی، دھوپ بھی سر پر ‏ ‏ ‏ مگر تھے فاتح وہ ہر در پر، کیا ان کو جنات لکھوں
ہوا مخالف، وقت بھی دشمن، فتنے بھی اٹھے زوروں پر ‏ ‏ ‏ پھر بھی حکم پیمبر، سر پر کیا ان کی میں بات لکھوں
دیکھو ذرا تم! نظر اٹھا کر، دولت، ثروت، لاؤ لشکر ‏ ‏ ‏ یہ سب کچھ ہے، پھر بھی ذلت، کیا اس کو سوغات لکھوں
حکم الٰہی کے ہو منکر، سوا خدا کے سب کے نوکر ‏ ‏ ‏ ہوئیں مسلط قومیں تم پر کیا ان کو بد ذات لکھوں
تیرے رہبر عیش کے خوگر، تم سب ہو بس مست قلندر ‏ ‏ ‏ کہدوں سچ تو لگے گا نشتر، کیسے میں یہ بات لکھوں
لٹ رہی ماں، بہنوں کی عصمت، ارزاں تیرے خون کی قسمت ‏ ‏ ‏ اسکے بعد بھی خواب غفلت کیسے یہ ظلمات لکھوں
ارض پاک کی روتی مائیں، بوسنیا سے اٹھتی آہیں ‏ ‏ ‏ پھر بھی ہم اپنوں کو ستائیں، کیا اس کو حسنات لکھوں
تم نہ بنو دنیا پہ زحمت، تیرا وجود ہو باعث رحمت ‏ ‏ ‏ ہم سب کو ہو شوق جنت اور میں یہ عادات لکھوں

پھر سے توبہ کرلو آھن! اور نہ بننا کبھی تو خائن
ہم سب کو جانیں پھر مومن، اور میں یہ حاجات لکھوں